فیضانِ صحابہ واہلِ بیت

05 مُحَرَّمُ الحرام 1448ھ

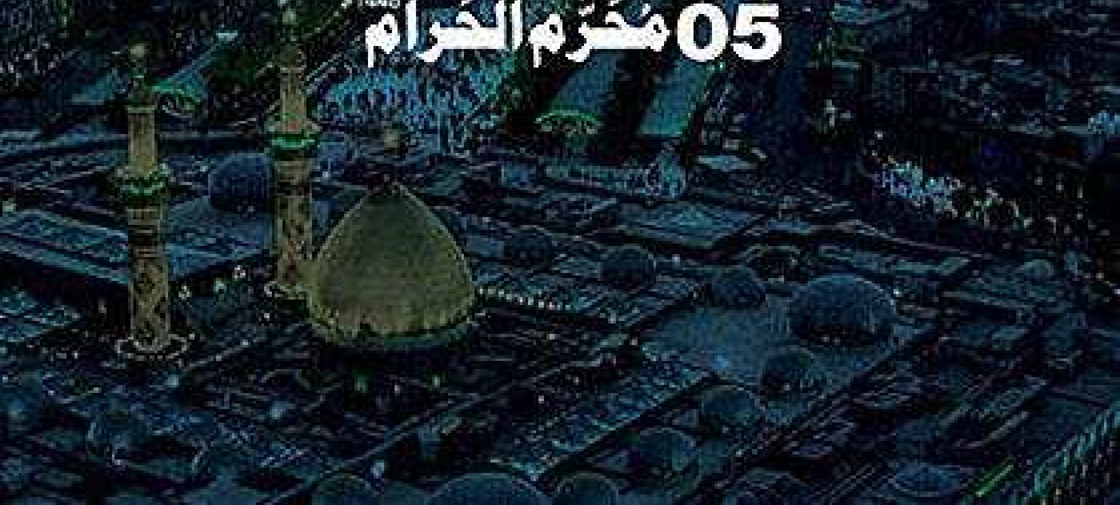

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یادرکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہوگی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ تعالیٰ کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُودِ پاک کی فضیلت

بَحر و بَر کے بادشاہ، دوعالَم کے شَہَنشاہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشادِ حقیقت بُنیاد ہے:

مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا لَمْ یَذْکُرُوا اللہَ فِیْہِ، وَلَمْ یُصَلُّوا عَلٰی نَبِیِّھِمْ اِلَّا کَانَ عَلَیْھِمْ تِرَۃً فَاِنْ شَاءَ عَذَّبَھُمْ وَاِنْ شَاءَ غَفَرَ لَھُمْ

جو لوگ کسی ایسی مجلس میں بیٹھتے ہیں، جس میں نہ تو وہ اللہ پاک کا ذِکر کرتے ہیں اور نہ ہی اپنے نبی (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پر دُرودِ پاک پڑھتے ہیں، تو (قیامت کے دن) وہ مجلس اُن

کے لئے باعثِ حسرت ہوگی۔ پس اللہ پاک چاہے تو اُنہیں عذاب دے اور چاہے تو بخش دے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان سننے کی نیتیں

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وسَلَّم: اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّیَّۃُ الصَّادِقَۃُ سچی نیت سب سے افضل عمل ہے۔[2] **اے عاشقانِ رسول!** ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنائیے کہ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخل کر دیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ☜ علم سیکھنے کے لئے پورا بیان سُنوں گا ☜ با اَدب بیٹھوں گا ☜ دورانِ بیان سُستی سے بچوں گا ☜ اپنی اِصلاح کے لئے بیان سُنوں گا ☜ جو سُنوں گا دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! اِنْ شَآءَ اللّٰہ! آج کے بیان میں صحابۂ کرام اور اہلِ بیتِ عظام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے مقام و مرتبے اور ان کی **شان و عظمت** سننے کی سعادت حاصل کریں گے۔ پہلے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی شان سے متعلق قرآنِ پاک کی آیت اور کچھ احادیثِ طیبہ بیان کی جائیں گی۔ اس کے بعد اہلِ بیتِ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی محبت کی اہمیت اور اس سے متعلق احادیثِ طیبہ سُنیں گے۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نبیِ پاک، صاحبِ لَولاک عَلَیْہِ

1...ترمذی، کتاب الدعوات، باب فی القوم یجلسون ولا یذکرون اللہ، ۵/۲۴۷، حدیث: ۳۳۹۱

2...جامع صغیر، صفحہ: 81، حدیث: 1284

الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی آل و اولاد سے کیسی محبت کرتے تھے، اس کے چند واقعات بھی بیان کئے جائیں گے۔ اللہ کرے کہ ہم سارا بیان توجہ کے ساتھ سننے کی سعادت حاصل کر سکیں۔ بعض اسلامی بھائی دورانِ بیان تسبیح کے ذریعے ذِکرودرودشریف وغیرہ پڑھتے رہتے ہیں، یادرکھئے! یہ اِس کا موقع نہیں ہے، ہم چُونکہ علمِ دِین سیکھنے کی نیّت سے یہاں جمع ہوئے ہیں تو دورانِ بیان پوری توجہ بیان کی طرف ہی ہونی چاہئے، ویسے علمِ دین سیکھنے پر مشتمل بیان سُننا بھی ذِکرُ اللہ ہی میں شامل ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

فاروقِ اعظم کی اصحابِ کہف سے ملاقات

مکتبۃ المدینہ کی دو جلدوں پر مشتمل کتاب **"فیضانِ فاروقِ اعظم"** جلد 1 صفحہ 304 پر ہے: ایک دن اللہ پاک کے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ربِّ کریم کی بارگاہ میں اَصحابِ کہف سے ملاقات کی آرزو کی تو اسی وقت حضرت جبریل امین عَلَیْہِ السَّلَام حاضر ہوئے اور بارگاہِ رسالت میں عرض کی: "یَارَسُولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ انہیں دنیا میں ظاہراً نہیں دیکھ پائیں گے، البتہ اپنے صحابہ میں سے چار صحابیوں کو ان کے پاس بھیج دیں تاکہ وہ آپ کا پیغام اُن تک پہنچائیں اور انہیں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ایمان لانے کی دعوت دیں۔" بھیجنا یوں ہے کہ آپ اپنی چادر (Shawl) مبارک بچھایئے! ایک طرف حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ، دوسری طرف حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ، تیسری طرف حضرت علی المرتضیٰ شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم اور چوتھی طرف حضرت ابو ذر غفاری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو بٹھا دیجئے۔ پھر اُس ہوا کو بلائیں جو حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کے تابع تھی اور اسے حکم فرمایئے کہ اِن چاروں صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم اجمعین کو اٹھائے اور اس غار تک لے جائے،

جہاں اصحابِ کہف آرام فرما ہیں۔“ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ایسا ہی فرمایا، ہوا نے وہ چادر جس پر چاروں صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان آرام و سکون سے بیٹھے تھے اسے اٹھایا اور اصحابِ کہف کے غار کے پاس چادر کو زمین پر رکھ دیا۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے غار کے قریب پہنچ کر اس کے دہانے سے پتھر ہٹایا، جیسے ہی روشنی اندر پہنچی تو اَصحاب کہف کے کُتّے نے ہلکی سی آواز نکالی اور حملہ کرنے کے لیے باہر آیا لیکن جب اس نے رسولِ پاک، سرورِ کائنات صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحابہ کو دیکھا تو اِن کے قدموں کے بوسے لینے لگا اور اپنی دُم ہلانے لگا اور پھر سر کے اشارے سے اندر آنے کو کہا۔ چاروں صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْھُم اجمعین غار کے اندر گئے اور سوئے ہوئے اصحابِ کہف کو یوں سلام کیا: ”اَلسَّلَامُ عَلَیْکُم وَرَحْمَةُ اللہِ وَبَرَکَاتُہ۔“ اللہ پاک نے اپنے کرم سے اصحابِ کہف کو بیدار فرمایا اور انہوں نے بھی جواباً سلام کیا۔ چاروں صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے اپنا تعارف کروایا اور سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا سلام پہنچایا۔ انہوں نے سلام کا جواب دیا اور سرکارِ عالی، مکے مدینے کے والی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر ایمان لے آئے، دینِ اسلام کو قبول (Accept) کیا اور عرض کی: ہماری طرف سے پیارے آقا، محبوبِ خدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں سلام پیش کیجئے گا۔ پھر وہ اپنی اپنی جگہوں پر دوبارہ لیٹ گئے۔ وہ چاروں صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان دوبارہ چادر پر بیٹھ گئے اور ہوا انہیں بارگاہِ رسالت میں پہنچانے کے لیے چادر کو لے کر چل پڑی۔

اُدھر حضرت جبریل امین عَلَیْہِ السَّلَام سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس حاضر ہو گئے اور ان چاروں صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے ساتھ جو ہوا سب کچھ بیان کر دیا اور جب چاروں صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے بھی پورا واقعہ بیان کیا اور اصحابِ کہف کا سلام بھی پہنچایا، یہ سن کر نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بہت خوش ہوئے، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھا دیئے اور بارگاہِ الٰہی

میں یوں دعا فرمائی: اے ربّ کریم! میرے، میرے رشتہ داروں، میرے دوستوں اور مجھ سے محبت کرنے والوں کے درمیان کبھی جدائی نہ ڈالنا اور جو مجھ سے، میرے اہلِ بیت سے اور میرے اصحاب سے محبت کرتا ہے ان سب کی مغفرت فرما۔(تفسیر ثعلبی، پ۱۵، الکھف، تحت الآیۃ:۱۶، ۶/ ۱۵۶، ملتقطاً وملخصاً و فیضان فاروق اعظم، ۱/ ۳۰۴ ملخصاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حکایت کے اندر بہت سے خوشبودار مدنی پھول ہمارے ذہنوں کو تازگی بخش رہے ہیں، آیئے! ہم بھی چند مدنی پھولوں کو اپنے دامن میں سمیٹنے کی کوشش کرتے ہیں، ان مدنی پھولوں سے نکلنے والی مہکی مہکی خوشبو سے اپنے دل میں صحابہ و اہلِ بیت عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی محبت کو مزید اُجاگر کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں:

(1) اللہ کریم نے نبیِّ اکرم، نورِ مُجسّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو مالک و مختار بنایا بلکہ ایسی حکمرانی و بادشاہی اور شہنشاہی عطا فرمائی ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کائنات کی ہر ہر چیز پر اللہ کے حکم سے حکومت فرماتے ہیں۔ چنانچہ جب آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہوا کو حکم ارشاد فرمایا تو وہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حکم کی بجاآوری کرتے ہوئے صحابۂ کرام کو اصحاب کہف کے غار (Cave) تک لے گئی، یقیناً یہ آپ کا ایک زبردست معجزہ ہے کہ ہواؤں پر بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حکمرانی کا سکّہ قائم ہے۔

(2) تاجدارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی شان یہ ہے کہ انسان تو انسان بے زبان جانور بھی انہیں پہچانتے اور ان کی تعظیم و توقیر بجالاتے تھے، چنانچہ غار کے اندر موجود اصحابِ کہف کے کُتّے نے جب آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے صحابہ کو دیکھا تو ان کے مبارک قدموں کے بوسے لینے لگا، اپنی دُم

(Tail) ہلانے لگا اور پھر سر کے اشارے سے اندر آنے کو کہا۔

(3) صحابہ کرام اور اہلِ بیتِ مصطفےٰ سے محبت کرنے والوں کے لئے اللہ کے نبی، مکی مدنی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے مغفرت کی دعا ارشاد فرمائی، ہمیں چاہئے کہ ہم بھی اہلِ بیتِ اطہار اور صحابۂ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَان سے عقیدت و محبت رکھیں، ان کی شان و عظمت کے ترانے گنگناتے رہیں، ان کی بے ادبی سے بچتے رہیں اور ان کی تعظیم و توقیر بجالاتے رہیں۔ اے کاش! دعائے مُصْطَفٰے میں سے ہمیں بھی حصہ نصیب ہو جائے اور اللہ پاک ان سے محبت کرنے کی برکت سے ہمیں بھی مغفرت یافتہ لوگوں میں شامل فرمالے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ عَلٰی مُحَمَّد

صحابۂ کرام بے مثل ہیں

پیارے اسلامی بھائیو! جس طرح کسی مُسلمان کی بڑی سے بڑی نیکی صحابۂ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَان کی چھوٹی سی نیکی کے برابر نہیں ہو سکتی، اسی طرح کوئی کتنا ہی بڑا ولی، غوث اور قُطب بن جائے اور اس کی ذات سے بکثرت کرامات کا صُدُور بھی ہوتا رہے، لیکن پھر بھی وہ کسی صحابی کے مقام کو نہیں پہنچ سکتا۔ علامہ مُفْتی عبدُ المصطفٰے اَعْظمی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه فرماتے ہیں: تمام عُلَماءِ اُمَّت واکابرِ اُمَّت کا اِس مَسْئَلہ پر اِتِّفَاق ہے کہ صحابۂ کرام رَضِیَ اللهُ عَنْهُم "اَفْضَلُ الاَولیاء" ہیں یعنی قِیامت تک کے تمام اَوْلیاء اگرچہ وہ دَرَجۂ وِلایت کی بُلند ترین منزل پر فائز ہو جائیں، مگر ہرگز ہرگز کبھی بھی وہ کسی صحابی کے کمالاتِ ولایت تک نہیں پہنچ سکتے۔ خُداوَندِ قُدُّوس نے اپنے حبیب، دُکھی دِلوں کے طبیب صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی **شَمْعِ نُبُوَّت** کے پروانوں کو مَرتبۂ ولایت کا وہ بُلند وبالا مَقام عطا فرمایا ہے اور اُن مُقَدَّس ہستیوں کو ایسی عظیمُ الشَّان کرامتوں سے سَرفراز فرمایا ہے کہ دوسرے تمام اَوْلیاء کے لیے اِس مِعْراجِ کمال

کا تصوُّر بھی نہیں کیا جاسکتا۔(کراماتِ صحابہ،ص۵۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

شانِ صحابہ اور قرآن وحدیث

پیارے اسلامی بھائیو! واقعی صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی شان ایسی بے مثال ہے کہ کوئی بھی ان کے مقام و مرتبے کو نہیں پہنچ سکتا۔

☆ **یہ وہ مبارک ہستیاں ہیں** جنہوں نے سب سے پہلے اسلام قبول کیا۔

☆ **یہ وہ مبارک ہستیاں ہیں** جنہوں نے سب سے پہلے رسولِ خدا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی دعوت پر لبیک کہا۔

☆ **یہ وہ مبارک ہستیاں ہیں** جنہوں نے آقا کریم، محبوبِ ربِّ عظیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا دیدار کیا اور ان کے معجزات کو اپنی آنکھوں سے دیکھا۔

☆ **یہ وہ مبارک ہستیاں ہیں** جو اُمت میں سب سے افضل اور اعلیٰ ہیں۔

☆ **یہ وہ مبارک ہستیاں ہیں** جن کے اوصافِ حمیدہ خود ربِّ کریم نے قرآن میں بیان فرمائے۔

☆ **یہ وہ مبارک ہستیاں ہیں** کہ احادیثِ طیّبہ میں ان کی شانیں بیان کی گئی ہیں۔

☆ **یہ وہ مبارک ہستیاں ہیں** جنہیں اللہ پاک نے اپنے محبوبِ پاک عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی رفاقت کے لیے منتخب فرمایا۔

☆ **یہ وہ مبارک ہستیاں ہیں** جنہیں سب سے پہلے تبلیغِ اسلام کی سعادتیں ملیں۔

☆ **یہ وہ مبارک ہستیاں ہیں** جنہوں نے دِینِ اسلام کی ترویج و اشاعت کے لیے غیر مسلموں کے ظلم و ستم کو برداشت کیا۔

☆ یہ وہ مبارک ہستیاں ہیں جن کی ان تھک کوششوں سے پرچمِ اسلام پورے عالم میں سربلند ہو گیا۔

☆ یہ وہ مبارک ہستیاں ہیں جنہوں نے دین کی تبلیغ کیلئے اپنا تن من دھن سب قربان کر دیا۔

☆ یہ وہ مبارک ہستیاں ہیں جنہوں نے ابتدائے اسلام کے مشکل ماحول میں بھوک پیاس برداشت کرکے، پیٹ پر پتھر باندھ کر، قریبی رشتہ داروں کی دشمنیاں مول لے کر پرچمِ اسلام کو سربلند رکھا۔

☆ یہ وہ مبارک ہستیاں ہیں جن کی اَن تھک محنتوں اور لازوال(Eternal) قربانیوں کا نتیجہ ہے کہ آج ہم اللہ پاک اور اس کے پیارے رسول عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے نام لیوا ہیں، صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا مقام و مرتبہ اس قدر بلند ہے کہ خود اللہ پاک نے قرآنِ پاک کی مختلف آیات میں انتہائی شاندار طریقے سے ان کی مدح(تعریف) فرمائی ہے۔

آیئے! اُن پاک ہستیوں کی شان و عظمت کے بارے میں قرآنِ پاک کی ایک آیت مبارکہ سُنتے ہیں، تاکہ ہمارے دِلوں میں اُن کی عظمت و عقیدت مزید اُجاگر ہو جائے۔

چُنانچہ پارہ 11 سُوْرَۃُ التَّوْبَۃ آیت نمبر 100 میں اِرْشاد ہوتا ہے:

رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ وَ اَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ اَبَدًاؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ(۱۰۰)

(پ ۱۱، التوبۃ:۱۰۰)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: ان سب سے اللہ راضی ہوا اور یہ اللہ سے راضی ہیں اور اس نے ان کیلئے باغات تیار کر رکھے ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، ہمیشہ ہمیشہ ان میں رہیں گے، یہی بڑی کامیابی ہے۔

سُبْحٰنَ اللہ ! صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی شان کس قدر بُلند وبالا ہے کہ اللہ پاک نے ان کے اَعمال قَبول فرما کر انہیں اپنی دائمی رِضا اور جنّتی نعمتوں کی بشارت(خوشخبری) سنائی، اور بھی کئی آیات ہیں جن میں صحابۂ کرام کی شان، ان کا مقام اور دیگر خوبیاں و کمالات بیان ہوئے ہیں۔اللہ پاک کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بھی مُختلف مَواقع پر اپنے پیارے صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُمْ کی عَظمت وشان بیان فرمائی اور ان کے مقام و مرتبے کو عظیمُ الشّان انداز میں اُجاگر فرمایا ہے۔ آیئے! حُصُولِ بَرَکت کیلئے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی عظمت پر 3 فرامینِ مُصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم سنئے۔

1. ارشاد فرمایا: بے شک اللہ پاک نے مجھے مُنْتَخَب فرمایا اور میرے لئے میرے اَصحاب کو پسند فرمایا، پھر ان میں سے میرے وزیر، مددگار اور رِشتے دار بنائے، فَمَنْ سَبَّهُمْ پس جو انہیں گالی دے گا، فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ اس پر اللہ پاک، اس کے فِرِشتوں اور تمام لوگوں کی لَعنت ہے، لَايَقْبَلُ اللهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا، روزِ قیامت اللہ پاک، نہ اس کا کوئی فَرض قَبول فرمائے گا نہ نفل۔ (الصواعق المحرقه، ص ۴)

2. ارشاد فرمایا: میرے صحابہ کے بارے میں اللہ پاک سے ڈرتے رہو "میرے بعد انہیں (اپنی تہمتوں اور بُری باتوں کا) نشانہ مَت بنانا، پس جس نے ان سے محبّت کی، تو اس نے مجھ سے محبّت کی وجہ سے ایسا کیا اور جس نے ان سے بُغض رکھا تو اس نے (درحقیقت) مجھ سے بُغض کی وَجہ سے ایسا کیا، جس نے انہیں اَذِیَّت دی، اُس نے مجھے اَذِیَّت دی اور جس نے مجھے اَذِیَّت دی، اُس نے اللہ پاک کو اَذِیَّت دی اور جو اللہ پاک کو اِیذا دے، عنقریب اللہ پاک اس کی پکڑ فرمائے گا۔" (مشکاۃ، کتاب المناقب، باب مناقب الصحابہ، ۲/۴۱۴، حدیث: ۶۰۱۴)

3. ارشاد فرمایا: جس نے میرے اَصحاب کے مُتعلّق بُری بات کہی تو وہ میرے

طریقے سے ہٹ گیا اس کا ٹھکانا آگ ہے۔" (الریاض النضرۃ، الباب الاول ، ذکر ماجاء فی الحث علی حبہم والاحسان الیہم...الخ، ۱/۲۲)

پیارے اسلامی بھائیو! واقعی صحابۂ کرام عَلَیْهِمُ الرِّضْوَان کی شان میں گستاخیاں کرنے اور ان کے بارے میں نازیبا گفتگو کرنے والا بڑا بدبخت ہے۔ صحابۂ کرام عَلَیْهِمُ الرِّضْوَان تو وہ مقدس ہستیاں ہیں کہ پُوری اُمّت میں جو شان و عظمت انہیں نصیب ہوئی وہ کسی غَیرِ صحابی کو حاصل نہیں ہو سکتی۔ چُنانچہ سُلطانِ عَرَب، محبوبِ ربّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: تمہارا پہاڑ بھر سونا خَیرات کرنا میرے کسی صحابی کے سَوا سیر جَو خَیرات کرنے بلکہ اُس کے آدھے کے برابر بھی نہیں ہو سکتا۔

(بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب قول النبی لو کنت متخذا خلیلا، ۲/۵۲۲، حدیث: ۳۶۷۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اہلِ بیت کی محبت کی اہمیت

پیارے اسلامی بھائیو! صحابۂ کرام عَلَیْهِمُ الرِّضْوَان سے بُغض رکھنے والے بحکمِ حدیث، اللہ پاک، اس کے فرشتوں اور تمام لوگوں کی لَعْنت کے حَقْدار ہیں۔ اس لیے ہمیں صحابۂ کرام عَلَیْهِمُ الرِّضْوَان کے ساتھ ہمیشہ پیار اور ادب کا تعلق رکھنا چاہیے، اللہ پاک ہمیں صحابۂ کرام عَلَیْهِمُ الرِّضْوَان کی محبت میں ہمیشہ گُم رکھے، ان کی محبت کا چراغ ہمارے دلوں میں سدا روشن رہے اور ہم یہی جلتا ہوا چراغ لے کر قبر میں جائیں اور اس کی برکت سے ہماری قبر کا اندھیرا دور ہو جائے۔

یاد رکھئے! صحابۂ کرام عَلَیْهِمُ الرِّضْوَان کے ساتھ ساتھ اہلِ بیت عظام سے محبت و عقیدت کا دم بھرنا بھی ضروری ہے۔ صحابۂ کرام عَلَیْهِمُ الرِّضْوَان سے محبت ہو اور دل مَعَاذَ اللّٰہ اہلِ

بیتِ عظام کے بُغض سے بھرا ہو، یا اہلِ بیت کی محبت تو دل میں ہو ساتھ ہی صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان سے مَعَاذَاللہ دُشمنی کے بیج بھی دل میں ہوں ایسا ہرگز نہیں ہونا چاہیے۔

بندۂ مومن کے لیے لازمی (Necessary) ہے کہ وہ صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان سے بھی محبت رکھے اور ساتھ میں اہلِ بیتِ عظام کا بھی خادم ہو۔ صحابۂ کرام ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے وفادار ساتھی ہیں تو اہلِ بیتِ عظام آپ عَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اولاد ہیں۔ آپ عَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی لختِ جگر، خاتونِ جنّت حضرت بی بی فاطمہ زہرا رَضِیَ اللہُ عَنۡہَا کی اولاد ہیں۔ حبیبِ خدا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے اپنی سچی محبت کا اظہار کرنے کے لئے ہمیں بھی اپنے دل میں اہلِ بیت کی محبت رکھنی چاہیے۔ ☆**"سیّدوں کی محبت"** ایمانِ کامل کی نشانی ہے، ☆**"سیّدوں کی محبت"** جنّت میں لے جانے کا سبب ہے ☆**"سیّدوں کی محبت"** جہنم سے بچائے گی ☆**"سیّدوں کی محبت"** عشقِ رسول کا تقاضا ہے، ☆**"سیّدوں کی محبت"** قبر و آخرت میں کام آئے گی، ☆**"سیّدوں کی محبت"** ان کے نقشِ قدم پر چلنے پر اُبھارتی ہے، ☆**"سیّدوں کی محبت"** اللہ پاک اور اس کے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی رِضا پانے کا ذریعہ ہے ☆**"سیّدوں کی محبت"** سے اللہ پاک اور رسولِ کریم، محبوبِ ربِّ عظیم صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبت نصیب ہوتی ہے۔ الغرض **"سیّدوں کی محبت"** دنیا و آخرت کی بے شمار بھلائیوں کا سرچشمہ ہے۔ یہاں تک کہ **"سیّدوں کی محبت"** شفاعتِ مُصْطَفٰے حاصل ہونے کا بھی ذریعہ ہے جیسا کہ مُصْطَفٰے جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ شفاعت نشان ہے: جو شخص وَسِیلہ حاصل کرنا چاہتا ہے اور یہ چاہتا ہے کہ میری بارگاہ میں اس کی کوئی خدمت ہو، جس کے سبب میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں، اُسے چاہئے کہ میرے اہلِ بیت کی خدمت کرے اور اُنہیں خُوش

کرے۔ (1)

سُبْحٰنَ اللہ! کس قدر خُوش قسمت ہے وہ مسلمان جو اللہ پاک کے پیارے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آلِ پاک کی خوشی کا سبب بنے اور اسی وجہ سے ان کے نانا جان، مکی مدنی سلطان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی شفاعت کا اُمیدوار بن جائے۔ جبکہ کتنا بدنصیب ہے وہ شخص جو اہلِ بیتِ پاک سے بُغض رکھے اور اسی بُغض اور دشمنی میں زندگی گزار دے۔

یاد رکھئے! جس طرح اہلِ بیتِ پاک سے محبت کرنا رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے محبت کرنا ہے، ایسے ہی اہلِ بیتِ پاک سے بُغض اور دشمنی رکھنا گویا سرکار عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے بُغض اور دشمنی ہے۔ وہ لوگ جو اہلِ بیت پاک (یعنی سیّدوں) سے بُغض رکھتے ہیں اور ان کی شان میں نازیبا الفاظ کہتے ہیں، ایسوں کو سوچنا چاہیے کہ کل بروزِ قیامت جب شفیعِ اُمت، نبیِّ رحمت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم ان سے منہ موڑ لیں گے تو پھر یہ کدھر جائیں گے۔ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے خود اپنے اہلِ بیت سے بُغض رکھنے پر وعیدیں ارشاد فرمائی ہیں۔ آیئے عبرت کے لیے 3 وعیدیں سنتے ہیں:

1. جو اہلِ بیت سے مُحَارَبَہ (جنگ) کرے میں اس کا مُحَارِب (جنگ کرنے والا) ہوں اور جو ان سے صلح کرے، اس کی مجھ سے صلح ہے۔ (ترمذی، کتاب المناقب، باب فضل فاطمة رضی اللہ عنہا، ۵/۴۶۵، حدیث: ۳۸۹۶)

2. خبردار! جو شخص اہلِ بیت کی بُغض و عداوت پر مرا، وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھا ہوگا۔ "یہ اللہ پاک کی رحمت سے نا اُمید ہے۔" (الشرف المؤبد، ص ۷۹)

1... برکاتِ آلِ رسول، ص ۱۱۰

3. جو شخص اہلِ بیت سے بُغض یا حسد کرے گا، اسے قِیامت کے دن حوضِ کوثر سے آگ کے چابکوں سے دُور کیا جائے گا۔

(کنز العمال، کتاب الفضائل، الجزء الثانی عشر، ۶/۴۸، حدیث: ۳۴۱۹۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! غور کیجئے! اہلِ بیت کرام سے بُغض اور دشمنی کتنی ہلاکت خیز ہے کہ جو ان سے جنگ کرے گویا وہ آقا کریم، رؤف و رحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے جنگ کرنے والا ہے اور ایسا شخص جب مر جائے گا تو قیامت کے دن اللہ پاک کی رحمت سے دُور کر دیا جائے گا اسی طرح کل بروزِ قیامت ایسے شخص کو حوضِ کوثر سے آگ کے کوڑے مار مار کر دُور کر دیا جائے گا وہ حوضِ کوثر کہ جس سے نیک لوگ سیراب ہو رہے ہوں گے اور دستِ شاہِ کوثر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے لبالب جام پی رہے ہوں گے۔ یہ کتنی بڑی بد نصیبی ہے۔ اللہ پاک اہلِ بیت کی محبت سے ہمارے دلوں کو آباد فرمائے اور مرتے دم تک ہم اسی محبت پر قائم و دائم رہیں اور کل بروزِ قیامت اہلِ بیتِ کرام کے نانا جان، سرورِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شفاعت سے بھی بہرہ مند ہوں اور آپ کے ہاتھوں سے آبِ کوثر کے جام بھی پئیں۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

حوضِ کوثر کیا ہے؟

پیارے اسلامی بھائیو! حوضِ کوثر کیا ہے، اس بارے میں مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ لکھتے ہیں: یہ حوض نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو مرحمت ہوا (ملا)، حق ہے۔ اِس حوض کی مسافت ایک مہینا کی راہ ہے، اس کے کناروں پر موتی کے قُبّے ہیں، چاروں گوشے برابر ہیں، اس کی مٹی نہایت خوشبودار مُشک کی ہے، اس کا پانی دُودھ سے زیادہ سفید، شہد سے

زیادہ میٹھا اور مشک سے زیادہ پاکیزہ ہے اور اس پر (جو) برتن (رکھے ہوئے ہیں وہ) ستاروں سے بھی گنتی میں زیادہ ہیں۔ جو اس کا پانی پیئے گا کبھی پیاسا نہ ہو گا، اس میں جنت سے دو پر نالے (Drains) ہر وقت گرتے ہیں، ایک سونے کا، دوسرا چاندی کا ہے۔ (بہارِ شریعت، ۱/۱۴۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اور عشقِ رسول:

پیارے اسلامی بھائیو! اس بات میں کوئی شک و شبہ نہیں کہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نبیِ کریم، رؤفٌ رّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے سچے اور سب سے بڑے عاشق تھے، آج بہت سے لوگ یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ انہیں رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے عشق ہے، مگر وہ عشق کے تقاضے پورے نہیں کرتے جبکہ صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم وہ عظیم ہستیاں ہیں کہ جنہوں نے اپنے گفتار و کردار سے یہ ثابت کرکے بتادیا کہ عشقِ رسول ہی دینِ حق کی شرطِ اوّل ہے، گویا انہوں نے عشقِ حبیب میں خود کو فنا کردیا، یہی وجہ ہے کہ آج کئی صدیاں گزر جانے کے باوجود بھی یہ حضرات عاشقانِ رسول کے دلوں کی دھڑکن ہیں۔ عموماً بعض مریضوں کو ڈاکٹر مخصوص (Specified) دوائیں کھانے کا کہتے ہیں، مریض اگر وہ دوائیں کھائیں تو ٹھیک رہتے ہیں اور نہ کھائیں تو ان کی حالت بگڑتی چلی جاتی ہے، اسی طرح صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم کا حال تھا کہ یہ عشقِ رسول کے مقدس مریض تھے، ان کے لیے دیدارِ مصطفٰے، صحبتِ مصطفٰے، اطاعتِ مصطفٰے اور اتباعِ مصطفٰے دوا کی سی حیثیت رکھتے تھے اور یہ ایک ایسی دوا تھی کہ جس سے ان کی موت و حیات وابستہ تھی، اس کے بغیر ان کا جینا دُشوار تھا۔ اللہ پاک کے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے یہ سچے جانثار اپنے آقا و مولیٰ، محمد رسول اللہ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ایک ایک ادا کو نوٹ کرتے اور پھر اس پر عمل کرتے۔

رسولِ اکرم، نبیِ محتشم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اپنے اہلِ بیت سے پیار اور الفت کا برتاؤ یہ ایسا معاملہ تھا جو صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے پوشیدہ نہ تھا، صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان بخوبی جانتے تھے کہ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اپنے اہلِ بیت سے کیسی محبت رکھتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان بھی اہلِ بیتِ کرام سے سچی محبت کرتے تھے اور ہمیشہ ان سے ادب اور پیار کا تعلق رکھتے تھے۔ یہاں تک کہ وہ اپنے رشتہ داروں سے زیادہ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اہلِ بیت کو عزیز رکھتے۔ چنانچہ

صحابۂ کرام اور اہلِ بیت کی محبت

منقول ہے کہ حضرت ابو بکر صدّیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ جب اَمِیْرُالْمُؤْمِنِین، خَلِیْفَۃُ الْمُسْلِمِین مُنتخَب ہُوئے تو رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے تَعَلُّق کی وجہ سے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اہلِ بیتِ اطہار کا بہت خَیال رکھا کرتے اور اَہلِ بیتِ اَطہار کے بارے میں فرمایا کرتے تھے کہ ”نبیِّ کریم، رؤف رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے رشتہ دار مُجھے اپنے رشتہ داروں سے زیادہ عَزِیز ہیں۔“ (بخاری، کتاب المغازی، باب حدیث بنی نضیر۔۔۔الخ، ۳/۲۹، حدیث: ۴۰۳۶، مفھوماً)

غور کیجئے! اَمِیْرُ الْمُؤمنین حضرت صدیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کو اہلِ بیت کرام سے کیسی محبت تھی کہ انہیں اپنے گھر والوں پر ترجیح دیتے۔ آیئے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی اہلِ بیتِ پاک سے محبت کے مزید کچھ واقعات سنتے ہیں:

(1) حضرت امیرِ معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی بارگاہ میں حضرت علی المرتضیٰ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا تذکرہ ہوا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے فرمایا: خدا کی قسم! جب علی المرتضیٰ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کلام فرماتے تو آپ کی آواز میں شیر کی سی گرج (Roar) ہوتی، جب ظاہر ہوتے تو چاند کی طرح روشن ہوتے اور

جب نوازتے تو بارش کی طرح بے انتہا عطا فرماتے، بعض حاضرین نے دریافت کیا کہ آپ افضل ہیں یا حضرت علی المرتضیٰ رَضِیَ اللہُ عَنْہ؟ فرمایا:"حضرت علی رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے چند نقوش بھی آلِ ابوسفیان سے بہتر ہیں۔ پھر فرمایا: جو شخص حضرت علی المرتضیٰ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی مدح میں ان کی شایانِ شان شعر سنائے میں اس کو ہر شعر کے بدلے ہزار دِینار انعام دوں گا۔" چنانچہ حاضرین نے شعر سنائے، حضرت امیرِ معاویہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے تھے: ان اشعار میں جو آپ نے "**امیر المؤمنین حضرت علی المرتضیٰ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی شان و عظمت بیان کی آپ اس سے بھی زیادہ افضل ہیں۔**" پھر حضرت عَمْرو بن عاص رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا نے حضرت علیُّ المرتضی کَرَّمَ اللہُ وَجْھَہُ الْکَرِیْم کی شان و عظمت میں کئی اشعار پڑھے۔ (الناھیة، فصل تابع فی فضائل معاوية، ص ۵۹ مختصرًا)

(2) منقول ہے کہ کسی جنازے میں نواسۂ رسول حضرت امام حسین اور مشہور صحابیِ رسول ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا جمع تھے۔ وہاں سے واپسی پر حضرت امام حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو تھکاوٹ (Tiredness) محسوس ہوئی تو ایک جگہ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ استراحت کے لئے کچھ دیر بیٹھ گئے۔ حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اپنی چادر سے حضرت امام حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے پاؤں سے گرد و غبار صاف کرنے لگے تو حضرت امام حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے انہیں منع فرمایا۔ اس پر حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے عرض کی: فَوَاللہِ لَوْ یَعْلَمُ النَّاسُ مِنْكَ مَا اَعْلَمُ لَحَمَلُوْكَ عَلٰی رِقَابِهِمْ یعنی اللہ پاک کی قسم! آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی جو عظمت میں جانتا ہوں اگر لوگوں کو پتہ چل جائے تو وہ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو اپنے کندھوں پر اٹھالیں۔ (تاریخ ابن عساکر، ۱۴/ ۱۷۹ مختصراً)

(3) حضرت امامِ حسن رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ ایک بار اَمِیْرُ الْمُؤمِنِین حَضرتِ عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے مجھ سے فرمایا: اے میرے بیٹے! میری تمنا (Wish) ہے کہ آپ ہمارے پاس

آیا کریں۔ چنانچہ میں ایک دن آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ کے گھر گیا، مگر آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ حضرت امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ کے ساتھ علیحدگی میں مصروفِ گفتگو تھے اور آپ کے بیٹے حضرت عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُمَا دروازے پر کھڑے انتظار کر رہے تھے۔ کچھ دیر انتظار کے بعد جب وہ واپس جانے لگے تو میں بھی لوٹ آیا۔ بعد میں امیر المؤمنین حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ سے میری ملاقات ہوئی تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ نے فرمایا: "لَمۡ اَرَكَ یعنی آپ ہمارے پاس دوبارہ آئے ہی نہیں؟" میں نے عرض کیا: "اے امیر المومنین! میں تو آیا تھا مگر آپ حضرت امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ کے ساتھ مصروفِ گفتگو تھے۔ آپ کے بیٹے عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُمَا بھی باہر کھڑے انتظار کر رہے تھے (میں نے سوچا جب بیٹے کو اندر جانے کی اجازت نہیں ہے مجھے کیسے ہو سکتی ہے) لہٰذا میں ان کے ساتھ ہی واپس چلا گیا۔" آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ نے فرمایا: "اَنۡتَ اَحَقُّ بِالۡاِذۡنِ مِنۡ عَبۡدِ اللّٰہِ ابۡنِ عُمَرَ اِنَّمَا اَنۡبَتَ فِیۡ رُءُوۡسِنَا اللّٰہُ ثُمَّ اَنۡتُمۡ یعنی آپ میری اولاد سے زیادہ اس بات کے حق دار ہیں کہ اندر آجائیں۔ ہمارے سروں پر یہ جو بال ہیں اللہ پاک کے بعد تم نے ہی تو اُگائے ہیں۔" (تاریخ ابن عساکر، ۱۷۶/۱۴، ریاض النضرہ، ۳۴۱/۱)

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد